

ممالکِ عربیہ اور ایران کا

سفر نامہ

مترجمہ

مفتاح

ابنِ حضرت علامہ مولانا شاہ محمد عبدالحمید صاحب قادری بدایونی

ناشر

آزاد بن حیدر ایم ایف ناظم نشر و اشاعت
مرکزی انجمن تبلیغ الاسلام پاکستان
کراچی

مطبوعہ چشم و آفتاب پریس میکلورڈ روڈ - کراچی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

جنوری و فروری ۱۹۶۱ء میں میرے اور بعض اجاب کے درمیان تبادلہ
 خیال ہوا۔ مجھے معلوم پایا کہ یقیناً مشرقی کے قبیلہ و قبیلہ کی اختلافات اور عزائمات حضرت
 اہل کے تحفظ و بقا و ضرورت مزار حضرت فاطمہ سیدۃ الزہراء علیہا السلام کے لئے منظم
 جائے اس سلسلہ میں تجویز ہوا کہ ایک فتویٰ مرتب کر دیا اور بعد
 اہل کراچی انجمن تبلیغ الاسلام کا ایک وفد مغربی و مشرقی پاکستان میں
 حضرت علامہ کرم کے دستخط حاصل کرے چنانچہ ۱۹ مارچ ۱۹۶۱ء
 سے یہ تحریک شروع کی گئی اور اپریل کو تمامی انتظامات مکمل کر کے بعد مرکزی
 انجمن تبلیغ الاسلام کے وفد نے پہلے مغربی پھر مشرقی پاکستان کا دورہ کیا۔
 ان دنوں ہمارے رہنما ابید ہندوستان کا دورہ کیا گیا۔ الحمد للہ پاک
 ہند کے عمائد مشائخ نے تحریک سے اتفاق کرتے ہوئے فتوے کی تصدیق کی

قزاقوں اور اپنی شاہانہ اراکے اور کلاں خواہ فرمایا تین چار ماہ میں پاک و ہند کے علمائے
 حبیب دستخط مکمل ہو گئے تھے۔ خصوصی پاسپورٹ کی جہ و جہد جاری کی گئی۔ جیسے
 ہی پاسپورٹ کا مکمل ہو گیا سکپٹوں کے تعفظات کرنسی کو حاصل کرنا اور دیگر
 منتظامات انتظامی عاجلانہ طور پر مکمل کئے گئے۔ پہلے سے ہوا تھا کہ ہم لوگ حج سے قبل
 عامہ اسلامی کا دورہ ختم کئے حج پر کہ معطلہ حاضر ہو گئے۔ مگر پاسپورٹ کے مسائل
 نے کافی طور پر ہمیں موخر کر دیا۔ پھر بھی خدا کا نام لے کر ہم تین افراد عہد اتحاد
 قادری بدایونی۔ مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی۔ مولانا عمر الہی دہلوی۔ کراچی کے
 ہوائی اڈے سے بذریعہ علیارہ مکے ایل ایم ایم مسافر کو وقت شب
 روانہ ہوئے۔ ۲ گھنٹہ کے اندر اندر ہوائی جہاز نے دہران پہنچا دیا۔ جہاں
 پلیٹ فارم پر بہت سے پاکستانیوں نے ہمارا استقبال کیا۔ گئی شدید ٹھیکہ
 ہوائی جہاز کے مسافروں کی نشست کے لئے جو شین بنی ہوئی ہیں
 وہ دن میں تو ٹھیک ہیں مگر ایسی صورت میں جبکہ مسافروں کو نصف رات
 گزارنا ہوا ان کے آرام کے لئے سعودی حکومت نے کوئی خاص انتظام نہیں
 فرمایا ہے ہم لوگوں کو باہر کے صحن میں چادریں وغیرہ بچھا کر لیٹنے پر اشدبے
 بقیہ عہد شین سخت گرمی سے طبیعت خراب ہو گئی صبح تک کوئی جہاز نہیں
 فلائب جنرل فیجہر اور قائد معاف سے ملاقات کی بمشکل مطار کے قریب ایک
 ہوٹل میں انتظام ہوا دن پورا وہاں مشاب کا نصف حصہ آرام کیا۔ ۱۲ بجے شب
 کو دہران سے سعودی طیارہ روانہ ہو کر ۱۹ مئی کو صبح ۷ بجے جت سے پہنچ
 گیا نماز فجر ملا پر پڑھی اور ادھار ملت سے فارغ ہو کر اپنے معلم صاحب کے

پاس وقت نقاب، کچھ نہ دھران کی فیسیں ادا کرنے کے باوجود جہ سے میں کئی قسم کی فیسیں بھرتا ہوں۔

۔ فیس، جہ۔ ۔ فیس، معنی۔ اجازت نامہ۔ ۱۱ بجے تک ان تمام مراحل سے فارغ ہوئے، بعد عصر جہ سے سے مکہ معظمہ کے لئے روانگی ہو سکی راستے میں کئی جگہ ٹھہرتے ہوئے بعد مغرب مکہ معظمہ پہنچ سکے۔ ہم لوگ حرم شریف سے قریب ٹھہرنا چاہتے تھے مگر چونکہ آخر سے حاضر ہوئے اس لئے اچھے مکانات مناسب گھر گئے ہو گئے ہیں ابھی جگہ نہیں رہی حرم شریف سے ایک میل دور پر ایک اچھا مکان مل گیا وہاں ہم لوگوں نے قیام کیا۔ کھانے پینے وغیرہ کے تمام انتظامات معقول طور پر مکمل ہوئے اگرچہ اخراجات زیادہ ہوئے مگر آرام ملے گا۔

حرم شریف کا پہلا اجتماع :- مکہ معظمہ حاضر ہو کر پہلا اجتماع ہمیں ۱۰ حرم شریف حاضرین سے کچھ کچھ بھرا ہوا تھا، الحمد للہ ہیں اور چار سے سات فیصلوں کو جگہ ملی گئی رہا اطمینان جمعہ ادا کیا۔ نماز کے بعد مختلف ممالک کے جاننے والے افراد سے باتیں ہو گئیں۔ گرمی کافی بڑھی ہوئی تھی اور تو بھی خاصی مزے دار ہے مگر حرم شریف کی باخوری کے جذبہ میں گرمی کی زیادتی کا کچھ زیادہ احساس نہیں ہوتا۔ رات کو پر ہار ہی طبیعت دہران سے ہی خراب ہو گئی تھی۔ کیونکہ مشہور سونے کی چودہ برس سے عادت تھی۔ اسی دن سے طبیعت کمزور ہو گئی۔ معتمد حاضر ہو کر معمولات پر مشروع ہوئے۔ تا آنکہ منی کی روانگی ہو گئی فلان مزدلفہ میں بھی سنی یا طبیعت کافی گرمی مگر بہت سے کام لے کر منی

عرفات مزدلفہ کے معمولات ادا کر گئے۔ دوسری ذی الحج کو جیسے ہی منی پہنچے وہاں
 اتر کر شہنشاہ کا بٹخاڑ ہوا۔ لوگوں کا اثر ہو کر ۱۰ ذی القعدہ ۱۰۰۰ھ میں مسلسل پہنچی رہی۔
 بارہویں کی شب میں ڈاکٹروں نے جواب دیا یا ساتھی بھی مایوس ہو گئے۔
 بارہویں کی صبح کو ڈاکٹروں کا مشورہ ہوا کہ مکتہ معظمہ لیتا چاہئے۔ چنانچہ
 مکتہ معظمہ لایا گیا۔ منی کی قربانی اور رمی جبار وغیرہ ہماری صحت سے مولانا لورائی
 میاں اور مولانا عمر الہی صاحب نے ادا کی۔ بقیہ مدد بھی شام کو مکتہ معظمہ واپس آئے
 منی کے سر روزہ قیام میں شہیدہ علانہ کے باعث ممالک اسلامیہ
 کے لوگوں سے ملاقاتوں کا کام ناممکن نہلا۔ البتہ مکتہ معظمہ حاضر ہو کر جانے والے
 افراد سے حرم شریف اور اپنی قیام گاہ پر مختلف دعوتیں کیے ملاقاتیں رہیں۔
 خود بھی علماء و مشائخ سے ملنے جلتے رہے آئندہ پروگرام سے ان سب کو باخبر
 کر دیا گیا۔

مکتہ کا قیام :- ہم لوگ منی سے واپس آکر بعد جمع ۱۲ دن مکتہ معظمہ میں مقیم رہے
 اس زمانے میں مختلف ممالک کے علماء سے تبادلۂ خیالات کیا جاتا رہا۔ باخصوص صیت
 سے مصر و شام سوڈان والوں سے باتیں کافی کی گئیں جو حضرات مکتہ معظمہ سے
 مدینہ طیبہ جانے والے تھے ان سے بھی ملے کر لیا گیا کہ مدینہ منورہ میں بقیہ
 پروگرام پر تبادلۂ خیالات ہو گا۔

مدینہ منورہ کیلئے واپسی حیدر :- بارہ دن مکتہ معظمہ میں قیام کے بعد ہم
 لوگ موٹر سے حیدر سے واپس ہوئے کہ مدینہ منورہ کا استقبال جائے۔ پہلے دن جہانہ
 میں ایک ساتھ سیٹیں نہ ملیں دو دن جتے میں قیام کیا۔ تیسرے دن

ہوئی چنانچہ روانہ ہو کر قبل مغرب مدینہ منورہ پہنچ گئے خدا کا ہر در بندہ اور شکر ادا کیا کہ اس نے دربار حبیب اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر پہنچا دیا۔ حرم نبوی سے متصل ہی قیام بخیر ہو گیا۔ مصطفیٰ منزل کے بالائی حصے ہمارے پاس ہیں۔ پہاڑ اور مصطفیٰ منزل اخراجات کے لحاظ سے دونوں یکساں رہے۔ مگر قرب حرم شریف کی وجہ سے یہی جگہ بہترین تھی۔ اگر یہاں سے تکبیر کے بعد روانہ ہوتے تو حرم شریف کی جماعت مل جاتی تھی اترتے ہی غسل کیا کپڑے بدلے خوشبو لگا کر آستانہ قدس پر حاضر ہوئے۔ اولہ نماز جماعت ادا کی۔ وقت لعن پڑھ کر ہوا تہ شریف میں حاضر ہو کر صلوٰۃ وسلام پیش کیا۔ عزیزوں، دوستوں خاندان کو بھیاب سے سلام عرض کیا ان سب کے لئے دعائیں کیں اور عرض کیا۔ حضور ربیع ثمر کی ثبوت فریق کی حفاظت و تعظیم کے لئے جو قدم اٹھایا ہے دعا فرمائیں کامیابی حاصل ہو۔

حرم شریف میں ہر نماز کی حاضری کے وقت جانے والے اور ایسے افراد و ملازمین جلتے جن سے ہماری تحریک کا تعلق تھا وقت کا تعین کرتے انکے دن باتیں کرتے یا تو اپنی قیام گاہ پر ان حضرات کو بلاتے یا خود ان حضرات کی خدمت میں حاضر ہوتے فقیر عصر غامد ربیع مصری اور علمائے شام سے متعدد ملاقاتیں ہوئیں۔

ہم نے جس فتوے پاکستان و ہندوستان کے علماء کے دستخط کر کے تھے سب سے پہلے اس کی عربی کرنا تھی۔ مدینہ منورہ کے قیام میں اس کا مسودہ تیار کر لیا گئے پایا کہ جلد سے میں اس کا نام پکڑا لیا جائے تمام مقدس مقامات

کی زیارتیں کیں۔ ۱۸ دن مدینہ طیبہ کی حاضری کے بعد ہم سب لوگ دیارِ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے فارغ ہو کر جہے آگئے اور جہازوں کے انتظار میں ۲۶ دن یہاں ٹھہرنا پڑا اس طویل عرصے میں مسودہ کی کاپیاں پندرہ بیس تیار کر لیں اگرچہ لکڑی کا حالات کے لحاظ سے تیار ہونا مشکل تھا مگر طور انہیں نکھوایا۔

جہے میں مزید تیام دے دیا گیا تھا اس لئے عمرے کیلئے مکہ معظمہ چلے گئے دوسرے دن واپس آگئے جہے میں معلوم ہوا کہ جس راستے ہم لوگ گئے اس سفر کو ناچاہتے ہیں وہ راستہ یحجہ قرنطینہ بند رہ گیا۔ ۳۴ دن قرنطینہ کے اگر نکالے جائیں تب اس راستے سے چل سکتے ہیں اس لئے مجبوراً راستہ بدلنا پڑا دوسرے ٹکٹ خریدے گئے اور براہِ عمان پر دگلام بنایا گیا۔

جہہ سے عمان بیت المقدس :- جہہ سے سعودی عربیہ کے ہوائی جہاز سے علی الصبح ۵ بجے روانہ ہو کر ۱۲ بجے عمان پہنچے۔ یہاں پانچ گھنٹے میں کسٹم وغیرہ سے فارغ ہو گئے۔ یہاں کے عمال کا طرزِ عمل حجاج کے ساتھ بہت اچھا ہے۔ کسٹم کی پریشانی و الجھن نہیں ہوتی۔ اتنا معلوم ہو کر کرج سے آرہے ہیں اخلاقی و محبت سے پیش آتے ہیں۔ پولیس والوں کے اندر بھی مذہبی جذبہ موجود ہے یہاں کی تمام دفتری کارروائیوں کے بعد باہر آکر موٹر والوں سے بات کی عمان کے موٹر والے کافی سے زیادہ سہارا مگر معاملات کے اچھے نہیں ہیں کئی آدمیوں سے گفتگو کے بعد ایک پوری موٹر بیت المقدس جانے کے لئے طے کی پورے بارہ بجے عمان سے روانہ ہوئے راستہ اگرچہ پہاڑی ہے کافی بلندی پر نہیں جانا ہے بڑے اچھے

من طرف قدرت زیر نگاہیں گاڑی پوری قوت سے چلی جا رہی ہے کسی دیکھ چیرہ پر
 اچھی طرح نگاہ نہیں ٹھہرا رہی۔ شہر عمان مختص قیام کرتے ہوئے ہم قدس جا رہے
 ہیں سوا سوا میل کا یہ سفر شام تک سٹے ہو گا جدہ سے قدس کو تار بھی کر دیلے تاکہ
 قیام وغیرہ کا انتظام ٹھیک رہے اگرچہ سعودیہ عربیہ سے تار دینے میں بھائی سے
 خرچ ہوئے اس طرف تاروں ٹیلیفون کی شرح ہمارے یہاں سے بہت زیادہ
 ہے۔ ہم لوگ نماز مغرب سے قبل بیت المقدس پہنچ گئے۔ قیام ایسی جگہ ہوا
 جو حرم شریف کافی دور تھی مگر آرام و راحت کے لحاظ سے یہ جگہ ہی مناسب تھا
 بیت المقدس:۔ سوڑے اتر کر تازہ وضو کیا کپڑے بدلے بعد صبح حرم شریف
 کی طرف رخ نہ ہوئے۔ آج کل سحر شریف کے بالائی حصے اور اندرونی حصوں
 میں درستی مرمت جاری ہے کس کے۔ دپر پتھر کام مکمل ہو چکا ہے اندرونی
 حصوں میں کافی مرمت ہو رہی ہے جس کی وجہ سے سحر اکادہ مبارکہ حصہ
 جہاں حضور مسیح عیسیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا براہِ شب معراج میں جاتے
 ہوئے یا نہ یا غائب ہے۔ قدس کی تعمیر و مرمت کے کام میرا پاکستان نے بھی
 اپنی باطلہ کے مطابق نمایاں حصہ لیا ہے یہاں سے آگے بڑھ کر مسجد اقصیٰ آتی ہے
 پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ مبارک کے نام مبارک کی بنوائی ہوئی
 ہے جس کی مختلف زبانوں میں مرمت ہوئی رہی اس کے صحن میں ہزاروں
 مکو کھانا ان سماکتے ہیں۔ یہی وہ مسجد ہے جہاں حضور مسیح عیسیٰ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے تمامی اندیا و کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کو نماز پڑھائی۔ انبیاء
 مرسلین نے آپ کی اقتداء پر حضور نماز کیا۔ یہاں سے آپ فارغ ہو کر معراج

شریف کی دولت سے سرفراز ہونے کے لئے سادات کی سیر فرمانے گئے۔
 معراج نبویؐ: سیدنا جبریل علیہ السلام آپ کے ہمراہ تھے۔ براق
 کو یہ عزت و توقیر دی گئی کہ حضور پاکؐ اُتھر سوار ہوئے اب وہ وقت
 آگیا کہ حضرت جبریلؑ بھی رُک کر عرض کرنے لگے۔ یا رسول اللہ میری قوت
 پرواز ختم ہو گئی۔ جہانگیر میری اور براق کی منتر لیں تھیں وہ پوری ہو گیا
 اب ہماری یہ مجال نہیں کہ قدم آگے بڑھا سکیں یہ صرف آپ ہی کو قوت
 عطا ہوئی ہے کہ آپ آگے اُس مقام پر تشریف لے جائیں جہاں اب تک
 کوئی نہ پہنچ سکا۔ براق بھی مفارقت نہ کر سکا۔ رفوف حاضر ہوا حضورؐ اس پر
 رونق بخش ہوئے اب ذیٰ فتنہ کی منازل شروع ہو گئیں اُذُنِ مِتّی
 کی صدا بن جلد ہوئیں۔ ہر طرف نور کا عالم تھا۔ چاند سونچ اور ساٹوں آسمان
 پیچھے رہ گئے۔ آغوش ربوبیت میں آپ جلوہ گر ہوئے تجہات و طہیات
 کا گلدستہ پیش فرمایا۔ ادھر سے صلوة سلام کا وہ یہ آیا آپ نے حسب
 عادت اُفت و رحمت ذات گرامی کے علاوہ عمومی رحمت کی استدعا
 پیش کی جسے شرف قبولیت عطا ہوا۔ آپ نے ظاہری آنکھوں سے جلو
 الہی بل چمک اس طرح دیکھا کہ آنکھ سے آنکھ ملی رہی یہاں نہ قائلِ خلج
 نعلیت کی صدا ہے نہ کسی ایک جلوہ دیکھنے پر ہیوش ہو جانے کا کوئی
 معاملہ بلکہ بعض ارباب معرفت کا بیان ہے کہ عرش پکارا اے خداوند تیر
 محبوب کیا اچھا ہو کہ مجھ پر جو تیاں پہنے ہوئے تشریف لائے ہم نے ایک موقع
 پر کہا تھا۔

غلط ہے عرش پر بیٹھا ہوا اللہ کو کہنا !

گر سچ ہے نبی کا عرش پر سنا نشین ہونا

خدا کے تدبیر میں جس جہانیت سے پاک و منزہ ہے اُس کا عرش پر بیٹھا محال ہے حضور کے لئے یہ بات ذریعہ دیتی ہے کہ آپ مسند نشین عرش ہوں۔ اس دور میں بھی کچھ نا سمجھ ایسے ہیں جو حضور سید عالم نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو لفظ بشر کے ساتھ یاد کر کے حضور کا عالم خاکی سے عالم نور کی طرف جانا محال اور بعید از خیال و عقل سمجھتے ہیں حالانکہ بات صاف ہے سب جانتے اور اسے مانتے ہیں کہ آپ خدا کے قدوس کا نور شریف تھے اور ایسے نور تھے جو دنیا کے انسانیت کی طرف منتقل ہونے سے قبل مقام قرب خاص میں جلوہ گر رہے اور اپنے نور سے کل جہاں کو منور فرماتے رہے عالم قدس سے عالم ظاہر کی طرف منتقل ہوئے تو اس انتقال میں برہا ہریں لگ گئے اصل نور اصل کی جانب منتقل ہوا۔ الشیء یرجع الی اصلہ۔ ہر شے اپنی اصل کی جانب منتقل ہو جایا کرتی ہے۔ کیا ہم مؤثر مرہ نہیں مٹا رہے کہتے ہیں کہ ہر راہ اصل تک پہنچی ان کی آن میں منتقل ہو جاتی ہے۔ یہی کا نور اگر چند مشغول ہیں کہیں سے کہیں پہنچ جاتا ہے اور پھر سیکڑوں دن من و زن والا جہاں خلا میں منتقل ہو سکتا ہے۔ ۱۸-۱۹-۲۰-۳۰ ہزار میل فی گھنٹہ را فضائے آسمانی میں جا کر واپس آسکتے ہیں تو نور الہی کا مکہ سے مسجد اقصیٰ اور مسجد اقصیٰ سے ساتوں آسمانوں اور ان سے بھی آگے پہنچ کر بارگاہ تدیس میں حاضر ہو جانا کیوں بعید از قیاس ہے۔ جانے والا تشریف لے گیا تصدیق

کہنے والے صدیق نے آج ہم اس باب میں جھگڑتے ہیں حالانکہ قرآن مقدس نے فرمایا تھا اِنْتُمْ سِرِّفٌ عَلٰی مَا تَدْعٰی جو کچھ اس نے دیکھا تم ان کے دیکھنے پر جھگڑتے ہو۔ انبیاء و رسلین آتے جاتے آپ کے استقبال کو حاضر تھے اور حضور کے دیدار سے اپنی آنکھوں کو منور فرما رہے تھے۔

حضور سب کو جمال منور سے سرفراز کرتے ہوئے گئے اور واپس تشریف لائے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔ یہ سارا منظر مسجد اقصیٰ میں پہنچ کر سچے انگیا ہم لوگ تمامی متحرک حصوں میں حاضری دہیتے نمازیں پڑھتے سب کے لئے دعائیں کرتے۔ پاک و مہند کے اعزہ و اخوان سب ہی کے لئے دعائیں کیں۔ علمائے قدس سے ملاقاتیں : مسجد اقصیٰ کی جماعت میں جس قدر عنائے ندس تشریف لائے اُن سے علیحدہ علیحدہ ملاقاتیں ہو جاتیں مستحقین کی خدمات میں مناسب : موزون تذکرہ بھی ہماری طرف سے پیش کیا نہیں امام دموذین ڈواہین کو نذردی گئیں خصوصاً علمائے اذات ملاقات کے تہ دلہ خیالات کیا گیا۔

رئیس الاحرار مولانا محمد علی جوہری	مولانا محمد علی جوہر رحمۃ اللہ علیہ
خدمات قومی و مذہبی کو اللہ تعالیٰ کے	کے مزار پر حاضری
یہاں سے دنیا میں بھی یہ قرب عطا ہوا	

مولانا کا وصال اگرچہ یورپ میں ہوا مگر آپ بیت المقدس میں مسجد اقصیٰ کے ایک حجرے میں دفن ہوئے اتنی بڑی سعادت آپ سے پہلے کسی قائد کو حاصل نہ ہو سکی مولانا کے حجرہ کے دروازہ پر آپ کا پورا نام

سفید پتھر پر کندہ ہے اب سے پانچ چھ سال قبل حبیب ہماری حاضری میں
اس وقت مولانا کا وہ چٹا جس میں آپ کا انتقال ہوا وہ بھی حجرے میں لٹکا
ہوا تھا اس سال نشر تہیں آیا۔

دیہ تک فاتحہ پڑھی دوران ایصال ثواب میں تحریک خلافت کا پورا
زمانہ یاد آگیا۔ جبکہ ہم مولانا کی معیت میں تحریک خلافت کا کام کرتے تھے۔
بیت خلیل الرحمن کا سفر :- طے پایا کہ صبح نماز فجر کے بعد متصلاً
بیت خلیل الرحمن کی زیارت کے لئے چلین سب سے پہلے حضرت سیدنا
عیسیٰ علیہ السلام کے وہ تبرکات جو آپ سے منسوب ہیں انکی زیارت
کریں پھر آپ کی جائے پیدائش بیت اللحم دیکھیں سب جگہ زیارت کئے
ہوئے سید خلیل الرحمن جائیں چنانچہ ۲ گھنٹے حضرت مسیح علیہ السلام
کے آثار و تبرکات کی زیارت کرنے میں صرف ہو گئے نماز ظہر تک بیت
خیل الرحمن پہنچ گئے۔ یہ مقام اب کافی آباد اور بارونق ہو گیا ہے۔
بیت المقدس سے یہاں تک کی مسافت تقریباً ایک سو گھو میٹر ہے ماشہ
پھاڑی اوتار چڑھاؤ کہ ہے بازار نہایت بارونق ہیں ہزاروں کی آبادی
ہے مکانات نئے طرز کے کافی بن گئے وسط شہر میں ایک وسیع قطعہ
مکے اندر حضرت اہلبیت کے کرام جلوہ افروز ہیں۔

حضرت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ و حضرت سیدنا اسماعیل علیہ السلام
حضرت سیدنا یعقوب علیہ السلام حضرت سیدنا یوسف علیہ السلام
جیسی مقدس ہستیاں یہاں تشریف فرما ہیں ان میں سے ہر ایک اپنی

جگہ خاص عزت و شرف کا مالک ہے ۔

سیدنا ابراہیم خلیل علیہ السلام کے مزار شریف پر حاضر ہو کر آپ کی پوری حیات مقدسہ سامنے آگئی ۔ آپ نے کس کس طرح قربانیاں دیں بچپن کے زمانے سے لے کر تائبہ و کعبۃ اللہ شریف سارے واقعات زیر نظر تھے ۔ آپ کے مزار شریف کے سامنے فاختہ شریف پڑھتے وقت عجیب قسم کا سرور ملا ۔ کبھی تو خانہ کعبہ کی تعمیر کا منظر آنکھوں کے سامنے آتا ۔ کبھی سیدنا اسماعیل علیہ السلام کی قربانی کا واقعہ کبھی حضرت اسماعیل اور حضرت نبی بنی حاجرہ علیہما السلام کو کعبہ کی سرزمین پر یکہ دہنا چھوڑ کر چلا جانا کبھی آگ میں ڈالا جانا اللہ و غنی ان اکابر مسلمین کرام نے حق کی خاطر کیسی کیسی عظیم الشان قربانیاں پیش فرمائیں ۔ پھر خدا سے قدوس کی طرف سے خلعت کے درجات پر فائز فرمایا گیا ۔

زمان بعد حضرت یعقوب و سیدنا یوسف علیہ السلام مزارات پر حاضر ہوئے تو سودا یوسف کی آیات شریفہ زبان سے جاری ہونے لگیں سیدنا یوسف علیہ السلام کا والد بزرگوار سے خواب نقل فرمانا ۔ پھر بھائیوں کے ساتھ جنگل میں جانا ۔ کنوئیں میں ڈالا ۔ اور نکالا جانا ۔ بازار مصر میں فروختگی پھر مصر میں قید کیا جانا ۔ عرصہ دراز کے بعد باعزت رہائی ۔ معجزات یوسفی کا ظہور ۔ بھائیوں کا حاضر دربار ہو کر واپس جانا ۔ دوبارہ حاضر ہونا ۔ ایک بھائی کا زندک لیا جانا ۔ سیدنا یعقوب علیہ السلام کا عزت کا بڑھاپا ہے عین امتحانات دینا ۔ پھر تخت پر حضرت یعقوب علیہ السلام کا عزت

یہ بکرہ کے ساتھ بٹھایا جانا بھائیوں کا سجدہ کرنا۔ حضرت یوسف کی طرف سے بھائیوں
 اور اہل سعانی کا اعلان یہ تمام راتعات نظر دوس کے سامنے آگئے فائنڈ اگرچہ لمبی ہو گئی مگر ہمارا
 قلب مطمئن تھا کافی دیر کے بعد فراغت پائی۔ ساتھی بھی پورے عجز و انکسار و خلوص
 کے ساتھ مزارات پر حاضر تھے۔ کافی حفظہ و ریفیض اٹھانے کے بعد ظہر پڑھ کر دوسرا
 ہو سکے کھانا موٹری میں کھایا۔ سب جگہ حاضرین دیکھتے ہوئے شام تک بیت المقدس
 وہیں ہو گئے یہاں کا موسم پڑا خوشگوار ہے۔ رات کو بند کمرے میں سوئے ہیں
 شب کے آخری حصے میں کھل اور بے کی ضرورت ہو جاتی ہے۔

علمائے قدس کی دعوت :- ہم نے مسجد اقصیٰ میں بعض بعض علمائے کرام
 سے ملاقاتیں کی تھیں لیکن جی چاہتا تھا کہ ایک اجتماع ایسا ہو جس میں یہاں کی مشہور
 و معروف شخصیتیں یکجا ہو کر باتیں کر سکیں چنانچہ ہم نے اپنی قیام گاہ چالیہ مفتی عظیم
 فلسطین اور دیگر مشاہیر علمائے کرام کو دعویٰ احمد رضا جتوئی صاحب اچھا رہا۔ مفتی اعظم
 سے ہماری ملاقات کراچی میں بڑا خان یاقوت علیاں مرحوم ہو چکی تھی آپ نے
 بکرہ جی کے علاوہ مغربی پاکستان کا دورہ بھی فرمایا تھا۔ بڑے اختلاف عالم مفتی
 ہیں مگر جو بات حضرت مولانا مفتی ہیں احمینی دامت برکاتہم العالی میں ہے
 وہ مجاہدانہ شان کسی دوسرے میں نظر نہیں آتی۔ موجودہ مفتی فلسطین با اختلاف
 اور صاحب علم و تفقہ ہیں مگر جذبات کے لحاظ سے کمزور ہیں۔ ہمارے فلسطین
 کے بارے میں گفتگو ہوئی تو ہم نے دیکھا کہ انہوں نے کلام کا رخ بدل کر دوسرے
 مسائل چھیڑ دیئے۔ اسی طرح حجاز کے بارے میں ان کی روش رہی بہر حال
 دعوت کا اجتماع کافی دیر تک جاری رہا۔ علمائے قدس سے دیر تک بحث

و مذاکرات جاری رہے ہم نے اپنے مشن کی داغ بیل ڈال دی۔ فتوے کی کاپیاں مفتی صاحب اتر دیں۔ علمائے قدس کی خدمات میں پیش کر دیں جس دن چلنا تھا اسی دن مفتی فلسطین کے دفاتر میں جا کر ملے یہاں بھی لپٹا گئے۔ مکے قریب طاقا کا مسئلہ جاری رہا حضرت مفتی صاحب نے وعدہ فرمایا کہ میں انٹرنیشنل جہاد قیام کر کے روانہ کروں گا تفصیل بتاؤں خیالات اور اپنی تحریک کی اعانت کا وعدہ کرے کہ ہم لوگ بیت المقدس سے واپس ہوں۔

عمان و لبنان بیروت و دمشق کا قیام

بیت المقدس سے ذریعہ ہوائی جہاز عمان آئے یہاں کام کیا۔ کچھ زمین بنائی پھر لبنان میں مصروف رہے۔ لبنان سے سیکیورٹی پر دست گئے۔ بیروت میں چھ دن قیام کیا۔ سب سے پہلے پاکستانی سفارتخانہ میں مسٹر صلاح الدین خورشید و مسٹر حسن سے ملاقاتیں کیں پھر سفیر محترم سے ملاقات کی۔ الحمد للہ یہاں پاکستانی علم کا کافی مستعدی سے مصروف کار ہے۔ عمال و کارکنان پوری تن و ہمت سے کام کرتے ہیں۔

مسٹر صلاح الدین خورشید و مسٹر حسن نے دعوتوں کا اہتمام کیا۔ ہم لوگ بیروت کے ایک اچھے ہوٹل میں مقیم تھے جو وسط شہر میں ہے اگرچہ یہاں کے ہوٹل بالکل یورپین طرز و خرچ کے ہوٹل ہیں اخراجات یہاں زیادہ ہیں مگر کوئی ڈارم کے لحاظ سے ہوٹل ہی عمدہ تھا۔ قیام گاہ میں چھ دن کے قیام میں مقامی علماء و مشائخ سے ملے یہاں کے علماء و مشائخ بیرونی افراد سے باتیں کرتے ہیں۔ چھکتے ہیں۔ حکومت بھی تقریباً نیم عیسائی ہے۔ مگر پاکستان کے متعلق اچھے

ہیں اس سے قبل ہم تین بار اچکے ہیں۔ سب سے پہلے اپنے پرانے متعارف
 جھپین سے ملاقاتیں کیں البتہ ڈاکٹر فیض سے ملاقات نہ ہو سکی اور نہ یہی
 معلوم ہو سکا کہ وہ آجکل کہاں ہیں۔ مکان پر بھی گئے مگر اس مکان میں اب کوئی
 نہ ہو سکا صاحب رہتے ہیں یہاں ڈاکٹر صاحب کا پتہ نہ چل سکا۔ بیروت کے
 مزارات اور شہر سے ۲۰ میل دور باہر کا سفر مضر صلاح الدین خور مشید نے
 لڑا یا انکی معیت میں سب سے پہلے ایک بڑے بزرگ و عالم کے مزار پر حاضر ہوئے
 وہاں سے بیروت کے باغات کے مناظر دیکھے تازہ پھل کھائے اپنے ہمراہ بھی
 لائے اور صلاح الدین صاحب کے یہاں کی دعوت میں بھی خوب کھائے
 یہاں کے قیام میں قبور کی تحریک کی تبلیغ کی گئی لوگوں کو ہمہٹوایا گیا۔

مستر حسن نے مشورہ دیا کہ بیروت سے
 دمشق بجائے موافقی جہاز کے موڑے جائے
 تاکہ پہاڑی مناظر دیکھتے ہوئے سفر ہو سکے

بیروت و دمشق کا سفر بانی روڈ

جو پہنچے ہم نے اتفاق رائے کر لیا اور یہی پروگرام بنا کر موڑے گئے کہ جس میں ہم سب
 مسلمان کے روانہ ہوئے جب بیروت کی سرحد اور پہاڑی راستے ختم ہو گئے تو
 دمشق کا کسٹم آفس آیا۔ یہاں کے کسٹم آفس میں ہم سب کو سخت پریشاںیاں تھیں
 ہم تمام سامان جو انتہائی احتیاط و محنت سے باندھا اور درست کیا گیا تھا۔
 ایک ایک چیز کو لی گئی تمام سامان سڑک پر ڈال دیا گیا۔ ہمارے پاس محصولی
 سہ نو کچھ تھا نہیں مگر دشواری یہ تھی کہ صندوق ٹوٹ گیا تھا رسیوں سے
 ہمارے چلتے وقت ٹھیک کیا گیا۔ سب سامان علیحدہ علیحدہ ہو گیا۔ جس کا

یکجا کر کے طمانیت سے باندھنا ناممکن ہو گیا تھا۔ گھنٹے کے قریب یہاں رہنا پڑا گو یا تبین گھنٹے کی جیل ہو گئی۔ کھانا۔ پینا۔ چائے وغیرہ سب کا روزہ ہوا۔ رات کو ۱۲ بجے دمشق پہنچے ایک پاک و صاف ایسا اچھا ہوٹل تلاش کیا جہاں یورپ کی بلائیں نہ ہوں بڑی دشواری کے بعد ایک ہوٹل ملا جس کے متعلق بہت کچھ بتایا گیا تھا کہ یہ ہوٹل بنماستوں سے پاک ہے مگر قیام کے بعد معلوم ہوا کہ سوائے تاج رنگ کے اور تمام لغویات یہاں موجود ہیں۔ ہم لوگ اپنے بند کمروں میں رہتے تھے اور زیادہ وقت باہر گزرتا۔

علماء کی ملاقاتیں۔ ہم نے دوسرے ہی دن سے علماء مشاہیر سے ملاقاتیں شروع کر دیں تاریخی مقامات پر حاضر ہاں وہیں ہم نے پہلے جامع دمشق میں نماز جمعہ پڑھنا طے کی۔ یہاں کی جامع مسجد ایک تاریخی مسجد ہے یہ شہر بہت سے انقلابات دیکھ چکا ہے سب سے بڑا اور اہم و ہناک وہ انقلاب تھا جبکہ حضرت اہلبیت اطہار کی محرمات اور پاک بیبیاں باز ادنیٰ حملوں گویوں میں سے اسیر ہوا کہ دربار یزید میں لے جانی جا رہی تھیں۔ ہم نے وہ راستے بھی دیکھے جس طرف سے حضرات اہلبیت کے قافلے گئے۔ وہ جگہ بھی دکھی جہاں مسیدنا امام عالی مقام کا سر مبارک رکھا گیا تھا اور اس کے ساتھ یزید علیہ اللعن نے انتہائی گستاخیاں کی تھیں۔ وہ جگہ بھی دکھی جہاں اسیران اہلبیت اہل بیت حق و صداقت کے اطہار کے لئے ایسے خطبات و تعادیر فرمائیں جن سے یزید اور اس کے درباری تہرما اٹھے۔ مسیدنا سجاد رضی اللہ عنہ نے اپنی طاقت و نفوذ کے باعث ایسے ارشادات عالیات فرمائے کہ دربار یزیدی کو ٹپ کانپ گیا

ان تمام متافکر کو دیکھتے دیکھتے قلب نے پکارا۔

ثبت است برجہ ذہ عالم و دام ما۔

حسین زندہ ہے اس کا کردار و عمل تا قیامت باقی رہے گا۔ اسے بڑی توجہ
مہر کیا۔ آج دنیا تیرا نام ملتے ہی اپنی بے تعلقی کا اظہار کرتی ہے مگر جہاں حسین مظلوم تھا
کلا سمر گرائی آتا ہے کھیں فرش راہ بنیاتی اور قلوب سمر پاتا تو ہو جاتے ہیں کوئی ایسی
بدست ہو جوتہ کا حسین سنکر آبدیدہ نہ ہو جائے۔ شاید ہی کوئی قلب یا سہر
جس میں محبت حسین جلوہ گر نہ ہو۔ کردہ حسین تاریخ کا زینٹے والا سانچہ ہے جو
الٰہی یوم القیامہ زمانہ کو درس عظیم دیتا رہے گا۔ اور جناب امام عالی مقام کی زندگی
کے غیر العقول کا رونا لٹکنا مختلف عنوانات و حیثیت سے تازہ کیسے گا۔

جامع مسجد کے امام کا خطبہ :- جامع دمشق مصلیوں کی کثرت سے لبریز
تھی۔ یہاں کے خطیب و امام بغیر وارثی کے امام تھے۔ خطبہ زبان و فصاحت بلاغت
مذہبیات کا اچھا نمونہ کار تھا۔ مگر خطبے میں عربی فصاحت کا مسئلہ سب سے زیادہ
نمایاں تھا اور افرنجیت و سامراجیت کی تحریکات کا مکمل رد تھا۔ سیاسی حیثیت
نے خطبہ کی مذہبی اہمیت کا اثر ختم کر دیا۔ ایک اچھے قاری نے دل نشین
لہجے میں قرآن کریم پڑ کر نمازیوں کے دلوں میں ایمانی گہمی پیدا کی۔ نماز ختم
ہوئی تو ایک گھنٹہ متعارفین سے ملاقاتوں میں نکل گیا۔ حضرات علمائے کرام
سے اگلی ملاقاتوں کا وقت طے ہو گیا۔

حضرت مولانا سید علی الوہاب صاحب
شام کی بزرگ ترین شخصیت جو علم
و فضل روحانیت کے لحاظ سے
سے ملاقات

بلکہ پابستہ وہ ہے مولانا سید عبداللہ صاحب قبلہ کی ذات گرامی آپ
 شام میں چوٹی کے علم و مدونہ ہیں۔ ہر سال حرمین الشریفین حاضری دیتے
 ہیں۔ اس سال بھی حاضر ہوئے اور واپس ہو کر قایم کا اثر ہو گیا۔ ہم لوگوں
 کو نرصد دان سے آپ کے ساتھ تعارف ہے سب سے پہلے ہم آپ ہی کی خدمت
 گرامی میں حاضر ہوئے۔ ایک دن تک تو سہلہ مزاج پر مبنی حاضر ہوا
 ہوتی رہیں۔ چوتھے دن حضرت سے نفسِ تخریک پر مفصل تہا در خیالات
 ہوا۔ چنانچہ علمائے شام کا اجتماع طے ہو گیا۔ تہا می علمائے کرام مدعو کئے گئے
 پہلے ہمارا مرتب کردہ جواب پڑھا گیا۔ حضرات علمائے ہمارا جواب بہت
 پسند کیا۔ بعد ساعت تصدیقات و توثیقات فرمائیں۔ یہاں مزید کاپیوں
 کی ضرورت پیش آئی۔ پچاس کاپیاں ٹامپ سے نکلیاں

متفرق کاپیاں دیگر علمائے کرام کے پاس چھوڑیں۔ دس دن کے قیام
 کے بعد دمشق سے ہم لوگوں نے مصر کا ارادہ کیا۔ سیٹوں کے انتظامات شروع
 کئے۔ ۹ بجے شب کے جہاز جلنے والا تھا مگر دمشق سے لیٹ چلا اور ذات کے
 ۱۰ بجے قاہرہ کے مطار پر پہنچا۔ سامان چونکہ دمشق کے کسٹم آفس میں خراب ہو گیا
 تھا اس لئے بعض بکسے مطار مصر پر چھوڑے گئے تاکہ وہاں پر وصول ادا کر کے سامان
 وصول کر لیا جائے اور ساتھ لیجانے کی زحمت سے بچ جائیں۔

قاہرہ کے ہوٹلوں میں بزماء حائق قیام کر کے تلخِ تخریبات ہو چکے تھے
 اس لئے یہاں خاص طور پر کسی ایسے ہوٹل کا ڈھونڈنا جہاں اطمینان سکون
 کے ساتھ نماز و غیرہ ادا کر سکیں۔ مشکل تھا۔ مگر کوشش کے بعد الحمد للہ

ایک اچھا صاف ستھرا ہوٹل جو مغربی ناپاکیوں سے پاک تھا مل گیا ہم سب اس میں ٹھہرے۔ خرچہ کے لحاظ سے سمراس وغیرہ کے مقابلے میں کچھ ہی کم تھا۔ مگر آرام دہ کافی تھا۔ ملاقاتی گھر سے بھی بہت عمدہ تھے دوسرے دن اپنے اجاب دیرینہ کو مطلع کیا سب سے ملاقاتیں شروع ہو گئیں۔ حضرات علمائے مصر سے ملاقاتوں کے پروگرام طے ہو گئے یہاں چونکہ تعمیری کام مکمل کرنا ہیں۔ اس وجہ سے سب کے سب وقت کے محتاج تھے۔ چنانچہ طے کیا گیا کہ کم از کم دو ہفتے قیام ناگزیر ہوگا اگرچہ اخراجات دہرایہ کی طرف سے نکل سکتی۔ جو رسم ہمارے ساتھ ہے اس میں اخراجات کا صحیح اندازہ نہیں ہو سکا۔ انشاء اللہ تعالیٰ ہمارا سفر عزت و آبرو کے ساتھ اختتام تک پہنچے گا۔

قاهرہ میں مسیدنا الحسین مزار سیدہ
بی بی زینبؓ اور مزار سیدنا امام شافعی
رحمۃ اللہ علیہ یہ مزارات زیارت گاہ عام

مزار حضرت بی بی سیدہ زینبؓ
پر حاضری

وخاص ہیں۔ خصوصاً حضرت مسیدہ بی بی زینبؓ رضی اللہ عنہا کچھ مزار پر عجیب و غریب ہرکات کا نزول ہوتا ہے۔ ہم لوگ نماز مغرب کے وقت حاضر آستانہ مبارکہ ہو سکے۔ آستانہ مقدسہ حاضرین سے کچھ کچھ بھرا ہوا تھا۔ ہر ایک زائر سراپا ادب بنا ہوا حاضر تھا یہاں بھی کافی تاثیرات قلوب پر وارد ہوئے آستانہ مبارکہ کی ضریح مبارکہ پاکستان کے ایک مشہور جیک کا کاروبار کرنے والے تاجروں نے انتہائی عقیدت کے ساتھ کافی زدیہ سے تیار کیا کہ مزار شریف پر چڑھائی ہے۔ مصر میں عام و خاص طور پر تمام مستانوں پر بزرگ کی تاریخ

وصال و سدا کے کبات کندہ ہیں جنہیں پڑھ کر ہر ایک شخص با سانی سمجھ لیتا ہے کہ کون بزرگ ہیں استاذوں اور بزرگوں کے قبے اور کبات دراصل ہماری تاریخ کا سنہری باب ہیں۔ مرزا سیدہ بی بی زینب پر حاضر ہو کہ قلب کی عجیب حالت ہوئی دیر تک گر پڑا۔

عام کارکنان سے ملاقاتیں	دو چار دن کے اندر اندر قاهرہ کے احباب کو علم ہو گیا اب ہر طرف سے لوگ ملنے آئے لگے ضیافتیں شروع ہو گئیں پرانی اور
-------------------------	--

جدید جماعتیں جس قدر یہاں ہیں سب سے ملنا ہے استاد محترم الحاج مولانا محمود ربیع معلم الفقه جامع الزہر اور دیگر علمائے مصر سے تفصیلی ملاقاتوں میں کام کا خاکہ طے ہو گیا۔ کئی پارٹیوں میں ہماری تحریک پیش ہو گئی اور ہر حلقے میں بیدار کی گئی۔

پاکستانی سفارتخانہ	مصر پہنچنے کے دوسرے ہی دن ہم نے اپنے ہوٹل سے فون کیا فون پر خواجہ صاحب محترم اور محمد احمد صاحب کو اپنا مصر سے ملاقاتیں
--------------------	---

پہنچا بتایا وہ بید خوش ہوئے۔ فون پر ملاقات کا وقت تجویز ہو گیا۔ ہم مینوں ارکان سفارتخانہ گئے۔

ہمارے اور خواجہ صاحب محترم کے مابین دیر تک مختلف مسائل و مشورات پر گفتگو ہوتی رہی نام بنام مختلف حضرات کی خیریت اور

مزاج بخوبی کرتے ہے۔ چائے پی کر محمد احمد صاحب سے ملنے جانا تھا مگر وہ طویل ہو گئے اس لئے اس روز جانا ملتوی کیا دوسرے دن ان سے تفصیلی باتیں ہوئیں۔ محمد احمد صاحب کراچی میں جہیت پاسپورٹ آفیسر کی حیثیت سے نمایاں خدمات انجام دیتے رہے۔ چونکہ ایک اچھے وکیل ہیں اس لئے وزارت خارجہ نے آپ کو مصر میں مامور کر رکھا ہے۔ یوپی کے اعلیٰ خاندان سے ہیں۔ مولوی محمد اسماعیل نج کے صاحبزادے ہیں دو بیٹے کے قیام میں ہم اپنے حالات سے پاکستانی سفارتخانے کو مطلع کرتے رہے۔

پاکستانی سفارتخانے سے متعدد بار وزارت اوقاف کے بارے میں تبادلہ خیال ہوا۔

وزارت اوقاف کے وزیر صاحب کو فوری رسماً طاعناات

کہئے تھے اس لئے خواجہ صاحب محترم نے وزیر صاحب کو مطلع فرمایا کہ ہمارا پورا پورا بتا دیا۔ اسی دن وزارت اوقاف سے ۳-۴ عملی ہوٹل تشریف لے آئے اور یہیں ہمارا پروگرام جو وزارت اوقاف نے اٹھارہ تاریخ کی مقامات کے مشاہدہ و معائنہ کا مقصد فرمایا تھا اس سے مطلع کیا اور وزیر صاحب سے ملاقات کے وقت و تارخ سے باخبر کیا پہلے ہم نے اور فقائے وزیر پر سو سو سو روپے نقد کے فرائض جاکر ملاقات کی ملاقات میں ایک دوسرے وزیر ایک الزم کے فاضل بھی موجود تھے مختلف مسائل علی پر مذاکرات شروع ہو گئے۔ گنبد خضراء سے مقدسہ کے بوسیدہ پردوں کا مسئلہ بھی چھڑ گیا اور کئی دیر تک تبادلہ خیالات رہا پھر تحریک تحفظ قب

قبور صحابہ و اہلبیت آگئی اس پر بھی میرا عمل بھٹ ہو گئی دزیر بعد جب
محترم اورد دوسرے دزیر و عالم سب ہم سے متفق ہوئے۔

شیخ ازہر سے ملاقات :۔ دوسرے دن شیخ ازہر سے ہم لوگ ملے
ایک گھنٹے کے قریب شیخ ازہر سے باتیں رہیں آجکل تمام عربی مالک
میں عرب قومیت اور عربی زبان کا مسئلہ زور پر ہے ہم سے بھی پاکستان
میں عربی کے موقف پر سوالات کئے گئے ہم نے بتا دیا کہ جو مدارس
علمائے اختیارات و ائمہ اور میں چل رہے ہیں ان سب میں عربی ہی
کے اندر درس ہوتا ہے اور عربی علمائے طبقے میں بلاشبہ اچھی طرح
چل رہی ہے لیکن ملکی زبان کی حیثیت سے عربی کا لازمی زبان بننا
اس میں وقت لگے گا۔ جدید عربی کے مدرسین ہمارے یہاں کم ہیں۔
شیخ نے فرمایا اس ضرورت کو ہم پورا کرنے کے لئے تیار ہیں۔ ہم نے علمائے
کی سندھی کا ذکر کرتے ہوئے بتا دیا کہ زبان عربی کی ترویج و ترقی کے لئے
ہم میں کا ہر ایک فرد پوری قوت و عمل کے ساتھ تیار ہے دیگر اساتذہ
ازہر سے ملاقاتیں ہوئیں۔

استاد محمود ربیع معلم النفقہ
سے ملاقاتیں

حضرت استاد محمود ربیع
معلم النفقہ جامع ازہر سے مدینہ
منورہ مکہ معظمہ ہی میں ملاقاتیں

ہو گئی تھیں مصر کا پردگام آباد یا گیا تھا سب سے پہلے حضرت علامہ ربیع

نے اپنے بیان ہم لوگوں کو کھلنے پر مدعو فرمایا۔ جہاں مفصل باتیں ہو گئیں حضرت نے ہمارا مرتب کردہ فتویٰ لے لیا اور تفصیل سے ایک مقدمہ لکھنے کا وعدہ فرمایا۔ انشاء اللہ حضرت ربیع صاحب کہنے مشق اور مد قلم لکھنے والے فقیہ و مفسرین نگار ہیں جو ٹیکس کے سلسلے میں بھی جو فتویٰ ہمارے یہاں سے تیار کیا گیا تھا اس پر بھی آپ کا مقدمہ شامل تھا۔ حضرت نے فرمایا انشاء اللہ کافی دلائل کے ساتھ میں اسی ہفتے میں مقدمہ تیار کرنا ہوں گا کہ چند غمستوں میں اس کا مقابلہ کر لیا جائے اور اس کا ٹائپ بھی آپ حضرات کو الیں۔ حضرت نے مقدمہ شروع کر دیا اس درمیان میں وزارت اوقاف نے ہمارا اسکین ریہ کا پروگرام مرتب فرمایا جہاں عالم اسلامی کے ۱۰ طلبہ کی طرف سے منعقد کردہ جلسہ عام میں مشرک ہو کر ہمیں ایک تقریر کرنا تھی۔ مشہد المسالین کے صدر محترم بھی اس جلسے میں مشرک تھے۔ بڑا احتجاج تھا۔ ہماری تقریر کے بعد صدر مہمان المسالین نے مباد جو د بڑے عاپے کے نوجوانوں کی طرح بڑی پُر جو ش تقریر فرمائی جس میں طلبہ کو میدان جہاد میں اُتارنے کا درس دیا۔ اور دوران تقریر میں فرمایا کہ آپ درس و تدریس کے تمام مراحل طے کریں۔ جہاد جسمانی تو لیسانی کے لئے تیار ہو جائیے۔ انجمن تدریس کے تقسیم آپ سے وابستہ ہے۔ تین گھنٹے تک ہم لوگ یہاں مشرک رہنا بعد اپنی قیام گاہ پر واپس ہوئے۔

صبح ناشتہ کے بعد صدر محترم نے تشریف لے آئے دیر تک باتیں ہمیں ناشتہ کے بعد ہم اسکین ریہ میں بعض حضرات صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مزارات کی زیارت کے لئے چلے گئے بڑے بڑے تاریخی حضرات

یہاں جلوہ افروز ہیں۔

دوسرے دن شام تک قاہرہ پہنچے
ایسی دن جمعیتہ رابطۃ الاسلامیہ کی

علامہ ربیع کی طرح پارٹی

طرف سے زیر نگینی حضرت علامہ ربیع صاحب ہمارے اعزاز میں ایک بڑی
دعوت دریائے نیل کے کنارے مقام جیزان میں ہوئی۔ جہاں چلنے
کے بعد حضرت علامہ ربیع نے ہم لوگوں کا تعارف کرا کر اسے ہومے تحریک صفا
قب و قدیر اور فتوے کی تیاری کا حال بتایا اور ہم سے تقریر کی خواہش کی
ہم نے اور مولانا نورانی میاں صاحب نے مفصل طور پر مشرح و بسط کے
ساتھ رکھنی والی جو علما اس جلسے میں موجود تھے ان سب نے اعانت
دعایت کا وعدہ فرمایا۔

علامہ مشاہیر کی دعوتیں :- ہمارے ہوٹل میں حضرت ربیع صاحب
اور دیگر علماء و علما کے کئی اجتماعات بلائے گئے اور تحریک پر تفصیل سے
باتیں ہوئیں۔

تیسرے دن عشرۃ المحمدیہ قاہرہ
کی جانب سے ایک جلسہ عام ہمارے
اعزاز میں ترتیب دیا گیا یہ انجمن

عشرۃ المحمدیہ کی جانب سے
ہمارے اعزاز میں دعوا اور جلسہ

قاہرہ کی سب سے پرانی اور خالص مذہبی انجمن ہے ایک نابالغ رسالہ المسلم
بھی نکالتی ہے اسکے ارکان و عہدہ داران بہت اچھا تعمیری کام کر رہے ہیں
۱۶ بجے شب سے ۱۲ بجے تک جلسہ عام جاری رہا۔ اگرچہ اس دن

ہماری طبیعت خراب تھی مگر اس اجتماع میں تحریک ہو نہ پڑا۔ ہماری صحت کی خرابی کے باعث نورانی مسائل مفصل تقریری کی۔ تحریک قب و قبور کا بھی تقریر میں ذکر آیا۔ جو حضرات علما موجود تھے ان میں سے بعض کے دستخط ثبت ہوئے۔ اجتماع نتیجہ خیز رہا۔ تمام تالیفی مساجد و مقابر و عجروہ کی زیارت کی حضرت مسیح مہدی امام شافعی و دیگر بزرگوار کے حرارات پر ماضیاں دیں بڑی پر لطف محافل تھیں جن میں روحانی جلوے نمایاں طور پر نظر آتے۔ مقدمہ فتاویٰ سے :- اہم استاد محترم حضرت علامہ محمود میح دامت برکاتہم العالی نے نہایت عمدہ اور پوری وضاحت کے ساتھ تمام عنوانات پر شامل مقدمہ فتویٰ تیار فرمایا تین نشستوں میں اس کی سماعت ختم ہو سکی پھر ٹائپ کرنے کے بعد بھی مقابلہ کیا گیا ٹائپ بہت غلط ہوا کافی سے زیادہ اخلاط باقی رہ گئیں تھیں انہیں ٹھیک کیا گیا۔ جو مسودہ ہمارے پاس رہا وہ اس درجہ کٹا ہوا تھا کہ اس سے طباحت کا مسودہ تیار کرنا دشوار عظیم ہے۔ مگر اللہ کا کام بیکر سارے مراحل طے کئے جائیں گے۔ جو فتوے مصر کے علماء و شایخ کے دستخط بھی ہم نے لئے مگر استاد میح صاحب کے مقدمہ سے فتوے کا کالی وزن پڑھ گیا ہے مصر میں ہماری تحریک نے الحمد للہ اچھا رشتہ اختیار کر لیا ہے مستقبل میں بھی خدا کی نصرت و اعانتہ ہمارے ساتھ رہے تاکہ ہماری تحریک کامیاب ہو۔ سفیر عراق مقدس : مصر میں تحریک کے حال و مستقبل کے انتظامات کر کے عراقی مشریت کا پروگرام بنایا سفر عراق ہمارے سفر کا خلاصہ ہے مدینہ منورہ سے کام شروع ہوا اخلاص مدینہ کے فرزند گرامی قدر کے استاد

کی حاضری میں ایک کی رپوش پیش کرینگے۔ اگرچہ ان دنوں عراق کا یہاں
مطیع گرد آلود انداز زمین نامہوار ہے مگر یہیں تو اپنی سرکاروں میں حاضریاں
دے کر ہر مسئلہ کو پیش کر کے خدا سے قدوس کی بارگاہ میں دعا لئے کہا جاتا
کرنا ہے۔

دو یمن دن قاہرہ میں سیٹوں کے لئے کوشش کی سیٹیوں کی
ایر مسرکس سے مل گئیں۔ ۱۲ بجے دن کے ہوائی جہاز سے ہم سب لوگ ایک
ساتھ روانہ ہوئے۔ جو سامان جمع کر رکھا تھا۔ اس کا محمولہ اندازہ سے
کہیں زیادہ دینا پڑا۔

حضرت پیر بابا ہم صاحب قبلہ بغدادی سجادہ نشین آستانہ سرکار غوث
اعظم رضی اللہ عنہ کو مصر سے تار کر دیا تھا مگر اس وقت ہوائی جہاز نہ ملا (دوسرا)
دوسرا تار بھائے بغداد شریف پہنچنے کے بعد ملاہم آستانہ اقدس پر پہنچ
گئے تار بعد کو آیا مغرب و عشاء آستانہ اقدس پر پڑھی بعد نماز حضرت
پیر صاحب قبلہ سے جہان خانے میں دیر تک باتیں ہوتی رہیں اور پر کے
کمرے میں بہار اسامان حسب معمول رکھا گیا شب میں اوپر کے صحن میں آرام
کرتے دن میں بوجہ شدید گرمی کے نہ خانے میں آرام کیا جاتا۔

ان دنوں عراق میں جشن یوم آزادی منایا جا رہا ہے یہیں کر بلائے
معلیٰ اور نجف اشرف کی حاضریاں دینا نہیں ہمارے پاس اتنا وقت نہ تھا
کہ ہم شریک ہو سکتے۔

مسافر پاکستان ملاقات بہرہ شریک مسافر پاکستان ہمارے پرانے

و دجرت میں۔ جب ہم لوگ طاشقند ملا کا وفد لے کر ہماستہ افغانستان
 بارہ تھے، وہاں بھی خٹک صاحب نے ہمارے وفد کی شاندار دعوت
 کی تھی۔

مشرخٹک سے جلد بغداد میں ملاقات کر کے ضروری حالات معلوم
 کر لئے تقریباً دو گھنٹہ تک باتیں ہوتی رہیں۔ اکثر و بیشتر مسائل معلوم
 ہو گئے۔ لیکن ہم نے عراق کے اندر طے کر لیا ہے کہ سو اسے خدشات کی
 حاضری کے دوسرے معاملات میں نہ پڑیں گے۔ چنانچہ اگلے دن ہم لوگوں
 نے کہ بلائے معنی، نجف اشرف کی حاضری کا پروگرام بنالیا اور آستانہ
 سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ پر بھی عرض کر دیا گیا کہ حضور مسیدنا امام
 عالی مقام ابد بارگاہ مولائے کائنات میں حاضری کا عزم ہے مگر اس کے توسط
 وسیلے سے حاضر ہونے کا جذبہ ہے اجازت مرحمت ہو۔

سفر کر بلا و نجف :- صبح نماز فجر اول وقت مسجد شریفین میں ادا کر کے
 بذریعہ موٹر ہم سب لوگ روانہ ہو گئے۔ موٹر نیٹھی ڈرائیور بھی بہت اچھا
 چلنے والا تھا۔ اس نے پہلے بیچے تک کہ بلائے معنی پہنچا دیا۔ ہم سب با وضو
 تھے۔ سیدھے آستانہ شریفین کے اندر حاضر ہو گئے بڑے سکون و اطمینان
 کے ساتھ آستانہ اقدس پر حاضری ہوئی حقیقت و جذبات پر سیدنا امام
 عالی مقام سے ارادت و عقیدت غالب تھی ایک ایک لمحہ اس طرح گزرا
 تھا کہ ہم اپنے اوپر فخر کر رہے تھے کہ شہنشاہ کوہین کے نور نظر بخت جگر کے دربار
 انور پر حاضر ہیں۔ یکجا اسی جذبات کا رخ کر بلا کی تاریخ اور حضرت امام علیہ السلام

کی شہادت کے واقعہ جلیلہ کی طرف ہو گیا۔

دل نے کہا دیکھو ایک یزید ہے کہ اُسے لوگ حضرات اہلبیت اطہار کے ساتھ گستاخیاں، اہانتیں، قتل و عار و ننگ مہی کرنے پر لغت کے ساتھ یاد کرتے ہیں اور ایک فرزند رسول علیہ السلام ہیں کہ صدیاں گزر گئیں زمانہ کے اوراق اُلٹ گئے۔ تاریخیں نہیں اور بگردیں۔ مگر حضرت مسیح ناصیہ علیہ السلام کا واقعہ شہادت آج تک زندہ ہے اور لوگوں سے خراج عقیدت پیش کیا رہا ہے۔ دنیا پر کیونرم کا غلبہ ہو یا آخرت میں مسقط ہو حضرت سیدنا حسین کی یاد ہر زمانہ میں باقی رہیگی اُسے نہ مٹایا جاسکے گا۔ اہل تصوف قادری مشرب درویش و فقیر اس آستانے سے لینے اور مانگنے کے لئے حاضر ہوتے ہیں۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ مانگنے والے کی طلب و ظرت کے مطابق دینے والی سرکار کی طرف سے سب کچھ ملتا ہے۔ پس آج دربار عالی سے ایمان و یقین عشق و محبت غلامی و فداکاری کی دولت عطا ہو بارگاہ عالی سے نسبت قدیم قائم ہے۔ بس یہی آرزو ہے کہ زندگی کی تمامی ساعتیں آپ کی محبت و پیروی میں گزریں۔ زبان و قلم سے حق بات نکلے۔ حق پر جیسا حق پر مرنا شیوہ حیات ہو۔ بھائی ضیاء اللعاری اور مولانا مفتی غلام قادر کشمیری یاد رکھئے اُنکے لئے دعائیں چند اور خصوصی معروضات تھے جن کا ترطاس اور الفاظ و حروف سے تعلق نہیں کہا جو کچھ کھانا کھا جو مانگا۔

آخر میں پاک و ہند کے مسلمانوں کے لئے دعائیں کہیں خدا سے واحد
ہر مسلمان کو دین اسلام پر قائم رکھے۔ پھر اپنے خاندان کے چند

مہکات خاص اور اکٹھے اور اختتام کے دیگر اطراف و جوانب میں سلام
عرض کئے جھکتی فاختہ پڑھی اپنے اجباب و اخوان اور دوستوں کا سلام
پناز پیش کیا۔

بخت امشرف کی روانگی :- دو گھنٹے دربار مسیدنا امام عالی مقام میں
حاضر رہ کر اسی رت بخت امشرف روانہ ہو گئے چار گھنٹے کے اندر موٹر ڈرائیو
نے بخت امشرف پہنچا دیاب ایک ایسی سرکار میں حاضر ہیں جو باپ علم ہے
نصرت و محبت عشق و عرفان کا امام ہے جس کی محبت و ولایت مسلم کو
جس کی محبت کا ہونا محبت نبوی کے لئے لازم ہے۔ کون ہے جو بارگاہ
حضور مولائے کائنات میں ارادت نہ رکھتا ہو جس کے فضائل و شائل
قوت و بہادری شجاعت اطاعت نبوی تاریخ اسلام کا سنہری باب
ہے۔ بغیر اس بارگاہ شریفہ سے نسبت و ارادت رکھے ہوئے دربار مصطفوی
میں حاضری نہیں ہوتی۔ ہم سب دیر تک بارگاہ حضور مولائے کائنات میں
غوثی و مودب کھڑے رہے۔ جب تجلیات و انوار روحانی کا نزول ہونے
لگا تو قلب بیدار ہوا قویات عالیات منفعت ہونے لگیں۔ سرکار والا
کے دربار میں عقیدت و محبت کے ساتھ جہانگیر حافظ نے کام دیا نام
لئے۔ جب نام فراموش ہوئے تو پاک و ہند کے بسے والوں کے لئے دینی
و نبوی برکات کی دعائیں لگیں آخر میں معروفہ کیا کہ جنت البقیع آمد شریف
جنت البقیع و قبور کی جو تحریک شروع کی ہے اس میں کامیابی
حاصل ہو۔

آستانہ مبارکہ پر ایصالِ ثواب و معروضات پیش کو کے حضرت
مُرُورِ صاحب کے ساتھ ان کے مکان پر آئے کھانا کھایا آرام کیا ۲۰ بجے
شام کو فائنڈ پڑھنے کے بعد پر استہ کو نہ و فرات واپس ہوئے

عصر و مغرب راستہ ہی میں پڑھی بعد اذین کے دیر سے

پہنچے عثمان کی جماعت حضرت پیر صاحب قبلہ کی معیت میں ادا کی۔ فائنڈ
کے بعد مکان آکر کھانا کھایا۔ ۱۲ بجے آرام کیا۔ آج طلبیت میں بجائے
کسل کے زیادہ تازگی تھی۔ صبح سویرے تہجد کے وقت اٹھے معمولات ادا
کیے۔ آستانہ حضرت سیدنا غوث اعظم پر حاضر ہوئے۔ فجر کا وقت شروع
ہوا۔ نماز ادا کی۔ جماعت ختم ہونے کے بعد بولال ٹریفک کا ختم کیا۔ تلاوت
کلام پاک کے بعد سرکار صاحب بغداد و رمی اللہ عنہ کے حضور سلام پیش
پیش کیا۔ اپنے معروضات نہ کیے۔ ۸ بجے وہاں خانے میں حاضر ہوئے
مزارِ سیدنا امام اعظم ابو حنیفہؒ

بغداد و شریف حضرات صلوات اللہ علیہم
القیادہ شہداء و غلام۔ فقہاء محدثین

پیرِ حاضری

کا مرکز ہے۔ صدر ہزارہ و روحانی

پیشوا یہاں جلوہ گر ہیں۔ سب کے مزارات پر حاضری تو منقر سے وقت
پیش کل ہے۔ البتہ سیدنا عبید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ و سرکار امام اعظم ابو حنیفہؒ
پر حاضر ہونا واجبات سفر میں ہے۔ ہم اپنے رفقا کے ساتھ حضرت سیدنا
امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ و رضی اللہ عنہ پر حاضر ہوئے آج کل
آپ کے روحِ شریف پر درست کا کام ہو رہا ہے۔ شامی کا رنگ مصرح

کارہی کشتے اور پتھر پر نقاشی کا کام تیزی سے جاری ہے۔ دیر تک ہم لوگ آستانہ شریف پر حاضر رہے۔ آپ کے انوار روحانی بجا رہا ہے تجھے۔ طبیعت کو انتہائی مسرور ہوا۔

یہاں سے فارغ ہو کر سرکار غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے مزار مبارک پر حاضر ہو کر فائزہ دینا کرنا ہے۔ تبرک کے لئے راستہ سے مٹھائی خریدی۔ آتے ہی حضرت پیر صاحب قبلہ سے فائزہ کے لئے عرض کیا۔ حضور نے فائزہ دی آستانہ مبارک اور جہان خانے میں تبرک تقسیم کیا گیا۔

اس کے بعد مسجد اجنیدہ بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی فائزہ پڑھنے گئے حضرت کا آستانہ پاک برکات کا نمونہ ہے کیوں نہ ہو آپ صوفیا کے ناخدا و سرور ہیں اور مقام مرتفع رکھتے ہیں۔

سفر ایمان کی تیاریاں :- بغداد معنی میں گیارہ دن قیام کے بعد اب ایران کے سفر کی تیاریاں شروع کر دی گئیں پہلے تو سیٹوں کی امید منقطع ہو گئی تھی۔ مگر ہم اور نورانی میاں ایک دن دفاتر میں ساتھ بیٹھے آخر ایمانی ایئر سروس ہماری سیٹیں تک ہو گئیں۔ بغداد شریف سے ایک تار در پیر شریفات کو دو مسرے علامہ فلسفی کو دیا گیا کہ ہم لوگ ایران سروس کے ہوائی جہاز سے امر جولائی کو رات میں طہران پہنچ رہے ہیں۔ جہاز اگرچہ بغداد سے لیٹ چلا تھا۔ مگر طہران اپنے وقت معینہ پر پہنچ گیا۔ طہران کا مطار بہت خوبصورت بنا ہوا ہے جیسے

ہی ہم لوگ ہوائی جہاز سے اُڑ کر اندر پہنچے تو دیکھا کہ علامہ فلسفی کے فرزند ^{ان} آئے ہوئے ہیں۔ اشاروں اشاروں میں باتیں ہو گئیں چند منٹ کے اندر یہ حضرات اندر تشریف لے آئے اور یہاں بغیر کسی دشواری و مصیبت کے معہ سامان کے باہر لے آئے۔ علامہ فلسفی کی ان دونوں مجالس جا رہی تھیں ۲ بجے شب کے آپ واپس ہوتے ہیں اس لئے اپنے نماز گاہ ^{کو} کو مطار پر معہ گاڑی کے بھیجا مطار سے ہم لوگ اسی وقت مورہ میں سوار ہو کر نصف گھنٹہ میں علامہ فلسفی کے مکان پر پہنچ گئے۔ علامہ فلسفی تشریف لا چکے تھے۔ پرچوں طریقہ سے بغل گیر ہوئے کھانا پتلا تھا سب نے کھایا۔ باتیں ہوتی گئیں۔ علامہ فلسفی کچھ مدت گرامی میں ہم نے مصر سے ایک مفصل خط روانہ کر دیا تھا جس میں ایران پہنچنے کی غرض و غایت تحریر کر دی تھی علامہ موصوف نے اس کے مطابق ایک خط لکھپ و موثر اور طویل پید کر ام بنا لیا تھا۔ فرمایا صبح ۹ بجے سے علامہ ایوان اور مجتہدین کرام بغرض ملاقات تشریف لائیں گے اور بعض وہ بزرگ ترین شخصیتیں بھی تشریف لائیں گی جو نہ تو مشہد شاہ کے دربار میں جساتی ہیں۔ نہ کسی کے استقبال میں شریک ہوتی ہیں مگر چونکہ آپ لوگ مزارات حضرات اہلبیت اطہار و صحابہ کرام کی تعمیر و حفاظت کا اہم کام شروع کرنے کی تحریک لے کر آئے ہیں اس لئے تمام اکابر ایران علامہ مشاہیر اس تحریک میں پوری دلچسپی لینے کے لئے بکھٹ ہو کر تشریف لائیں گے چنانچہ صبح ۹ بجے سے اکابر علماء و مشائخ تشریف

لارنے لگے جب ڈیڑھ سو سے زیادہ کا اجتماع ہو گیا تو ہم نے ایک تقریر کی جس میں صورت حال کو واضح کیا۔ اپنے مرتب کردہ فتوے کا ذکر کیا مولانا شاہ احمد نورانی صاحب صدیقی القادری نے ہمارا مرتب کردہ فتوے اور علامہ ربیع مصری کا مقدمہ سنایا اکابر علماء و مشائخ نے دونوں فتوے گہری دلچسپی کے ساتھ سنے اور اپنی پسندیدگی کا اظہار فرمایا۔ ۱۰ بجے تک یہ پہلی نشست جاری رہی درمیان میں مقامی اخبارات کے نمائندگان ہمارے بیان کے لیے تشریف لے آئے علامہ فلسفی کا اصرار تھا کہ مختصر سامیان دیدیا جائے۔ چنانچہ ہم نے ایک بیان مختصر اور جامع لکھوایا اخبارات نے ہمارے اور ساتھیوں کے فوٹو بھی لئے بعض وہ اخبارات جو شام کے وقت نکلتے ہیں ان میں نیوز کے ساتھ فوٹو بھی شائع ہوئے دوسرے دن بھی حضرات علماء و مشائخ کی ملاقاتوں کا سلسلہ جاری رہا تین دن تک مسلسل یہ ملاقاتیں جاری رہیں۔

شہنشاہ ایران کی تفصیلی ملاقات
اعلیٰ حضرت شہنشاہ ایران کی جانب سے وزیر تشریفات لئے تشریف لائے اور ہمیں پیام دیا کہ علامہ مختصر

ساجد ایران نے کل ملاقات کے لئے طلب فرمایا ہے۔ دن میں ہم نے ملاقات کے لئے ضروری نوٹ تیار کیے اور علامہ فلسفی صاحب سے دس بارے میں مذاکرات بھی کئے گئے۔ ۱۰ بجے دن کو ہم مع اپنے رفقاء کے محل شاہی پہنچ گئے۔ جہاں سب سے پہلے وزیر تشریفات

نے استقبال فرمایا۔ ۱۰ امٹ کے قریب ملاقاتی گھرے میں ہم لوگ رہے
 نانا بعد شاہی گھرے میں بغرض ملاقات داخل ہوئے۔ ٹیٹن شاہ نے
 گرجو پشی سے معافہ و معافیہ فرمایا اور دیکھتے ہی پہچان لیا۔ فرمایا فلاں
 ظلال موقعہ پر آپ سے کراچی میں ملاقاتیں ہوئی تھیں مرکز جمعیۃ علماء
 پاکستان کی جانب سے ہمیں عہدہ ریسپانڈنٹ دیا گیا تھا میں پوری
 طرح واقف ہوں کہ آپ کراچی و پاکستان میں نجاس میلاد النبی صلی اللہ
 علیہ وسلم اور یوم سیدنا حسین رضی اللہ عنہ ترک و احتشام کے ساتھ کرتے
 ہیں جنہ اکرم اللہ خیر الخیراء۔

ہم نے گزشتہ دس سال کے کاموں کا تذکرہ کرتے ہوئے بتایا کہ
 کہ اب سے ۶۰ سال قبل جمعیۃ علماء پاکستان نے ایک وفد
 حجاز مقدس بھیجا تھا۔ دو ماہ کی لگاتار کوششوں کے بعد کامیابی حاصل
 کی۔ گنبد خضراء مقدسہ اہدام سے بچ گیا اور آثار شریفہ و تبرکات نبویہ
 برقرار رہے اس وقت سے یہ تحریک میرے قلب میں جاگزیں تھی کہ
 یقیناً واحد و جنب المعلن میں ہزار ہا صحابہ کرام و اہل بیت عظام کے
 منہدم مزارات و قبب کی ہیانت و حفاظت و بقا کے لئے کچھ کرنا چاہیے
 چنانچہ اس مرتبہ ایک فتویٰ مرتب کیا جس پر ابتدائے پاک و ہند کے علماء
 کے دستخط کرائے گئے فریقہ جمع سے فارغ ہو کر ہم لوگ جدہ و مکرّم سے
 سیدھے قدس۔ لبنان۔ عمان۔ بیروت۔ دمشق۔ مصر و اسکندریہ بغداد
 گئے ان سب مقامات پر علماء کرام کے دستخط حاصل کئے علماء مصر

تصدیقات کرائیں فتویٰ پر مقدمہ لکھو دیا گیا آخر میں ہم لوگ ایران حاضر ہوئے ہیں۔ الحمد للہ کہ اس بارے میں سب سے زیادہ گہری دلچسپی کا اظہار حضرات علمائے ایمان نے فرمایا اور طے کیا کہ ایمان سے ایک فتویٰ ہر زبان فارسی و عربی شائع کیا جائے گا۔ ہماری تجویز یہ ہے کہ ایک دفعہ یہ فتویٰ طہران سے مشہد شاہ معظم کا گرامی نامہ لے کر جائے جس میں جلالتہ الملک المعظم سعود کو لکھا جائے کہ وہ عزارات صحابہ و اہلبیت اطہارہ کو بخشہ بنوائیں ہر ایک مزار پر گتھات لگائے جائیں جن پر نام کنہ ہوں تاکہ زائرین کو سہولت ہو۔ مولانا شاہ احمد نورانی نے انگریزی زبان میں مفصل نامی اور پڑھائی گئی۔

دو ترمک مرقعات پر تبادلہ خیالات ہوتا رہا پھر پاکستان و ایران کے تعلقات کی خوشگواہی پر نہ اکرات جاری رہے آخر میں جلالتہ الملک المعظم نے فرمایا کہ شہر میں آپ حضرات علامہ فلسفی کے جہان رہیں گے اور باہر ہمارے جہان ہوئے یہاں سے آپ لوگ قم۔ اصفہان۔ مشہد مقدس۔ خراسان جائیں گے تو بیماری طرت سے مہمانداری ہوگی۔

قم کا سفر :- چنانچہ سب سے پہلے ہم لوگ قم گئے۔ قم طہران کا سب سے بڑا علمی مقام ہے۔ جہاں علامہ بردجروی کی زیونگرانی ایک عظیم الشان دارالعلوم اور ایک شانہ از مسجد تیار ہوئی لاکھوں روپیہ طلباء و مدرسین پر خرچ کیا جاتا ہے۔

طہران سے ذریعہ موٹر ہم لوگ روانہ ہوئے ۱۲ بجے قم پہنچ گئے۔ جہاں حضرات علمائے کرام اور علامہ بردجروی کے اہلیان خانہ ان سے

ملاقات ہی ایک بڑی تعداد علمائے قم کی موجود تھی دیر تک تقریباً۔ کچھ
بعد تحریک حفاظت قیام و قبور پر مذاکرات ہوتے رہے یہاں کے علماء
نے بھی فرمایا ہم میں کا ہر ایک فرد اس تحریک کے ساتھ ہے سہ پہر تک ہم
لوگ قم رہے اور مختلف شعبہ جات کا مشاہدہ کرتے رہے دوپہر کا کھانا
کھا کر آرام کیا ہم سب فارغ ہو کر طہران واپس آئے۔ طہران کی خاص خاص
عمارات مساجد خانقاہیں مزارات دیکھے۔

مشہد مقدس کا سفر :- قم کے بعد ہم نوگ مشہد مقدس کے لئے ہوئی
جہاز سے روانہ ہوئے مطار پر گورنر کے نمائندے اور علمائے کرام کے
اجتماع نے استقبال فرمایا آؤ گئے ہی کپڑے بدلے۔ زان بعد آستانہ
حضرت امام پر حاضر ہوئے۔ آستانہ پاک یا محلہ کے بلاکے نمونے کا پیر
بڑا بافیض آستانہ ہے ہزار ہا دارالافتاء ہر وقت جمع رہتے ہیں بڑے
سکون و اطمینان کے ساتھ حاضر ہوں دیں البیال ثواب کیا۔ پھر ایک
طویل نشست حضرات علما کی رہی جس میں تحریک کا پس منظر ہم نے
بیان کیا۔ حضرات علمائے طہران اور قم کی تائیدات کا ذکر کیا۔ مشہد
کے علماء مجتہدین کرام نے پوری گرمجوشی کے ساتھ اعانت و شتر اکس حمایت
و تائید کا یقین دلایا۔

ہم لوگ مشہد مقدس میں تین دن حاضر رہے۔ یہاں کے تمام مشہور
مقامات مزارات وغیرہ دیکھے۔ لائبریری مدارس مساجد کا معائنہ کیا۔
مشہد کے گورنر صاحب سے تفصیلی گفتگو ہوئی بڑے خوش اخلاق اور

مستقیم ہیں شام کو علمائے کرام کی میٹنگ میں دوبارہ ہم سے ملنے خود
تشریف لائے یہیں اور ہمارے رفقاء کو ایک ایک بیش قیمت تسبیح پیش
فرمائی تین روز کا قیام ہر لحاظ سے باعث خیر و برکت رہا جو پُر لطف
دعوتیں ہوئیں۔ پہلی دعوت گورنر صاحب کی طرف سے ہوئی اس دعوت
میں اکثر و بیشتر عمال تشریف فرما تھے مختلف مسائل پر تبادلہ خیالات
رہا۔ پاکستان کس طرح ترقی کر رہا ہے اس موضوع پر بھی اچھی خاصی
باقی رہی۔

پاکستان تو فصلِ مشربیع ہمارے ساتھ ہر جگہ رہے آپ نے انتہائی
اخلاص و محبت کا ثبوت دیا۔ ایک روز آپ کے یہاں عصر نہ ہوا۔ دوسرے
دن بعض پاکستانی حضرات نے دعوت چائے دی۔ تین دن بہت اچھے
گذرے۔ مشہد مقدس کا موسم بہت خوشگوار تھا۔

اصفہان و خراسان کا سفر:- ایران میں ظہران کے بعد مشہد مقدس
اصفہان و خراسان۔ شیراز قابل دید و زیارت مقامات ہیں۔ مشہد
کے بعد ہم اصفہان و خراسان گئے اور دونوں جگہ حکومت کے جہان پر
دن دونوں مقامات پر بھی ہم سب کی زیادہ سے زیادہ تواضع فرمائی
گئی۔ اصفہان و خراسان کی تمام تاریخی ماحد وغیرہ دیکھیں بڑے دلچسپ
شہر ہیں پورے ایران کا علاقہ نہایت آباد و شاداب علاقہ ہے یہاں
کے سفروں میں کافی دلچسپیاں رہیں بعض بعض ایسی نادریات و
معنیہات دیکھیں جن کی مثالی کہیں اور نہیں ملتی۔

ہر جگہ علما و مجتہدین و عمال حکومت نے زیادہ سے زیادہ (تہکم)
 فرمایا۔ ۲۲ روز (صفہان و خراسان کی زیارات میں گزرا) اسے
 شیراز، جانا نہ ہو سکا جس کا قلعہ بڑا۔

شہنشاہ ایران کا عطیہ :- جیسے ہی ہم لوگ جہیز دہلیس ہوئے
 اور مراجعت کی اطلاعات اعلیٰ حضرت کی خدمت گرامی میں پہنچیں اسی دن
 شام کو اعلیٰ حضرت نے اپنے ایک معتمد کے ہمراہ ایک شالم نہ عصا جو زبرد
 و جواہرات سے مرصع تھا ہمارے لئے تحفہ روانہ فرمایا اگرچہ یہ عصا
 ہمارے استعمال میں نہ آئیگا۔ مگر شالم نہ عطیہ تھا اس لئے شکر یہ ادا کر کے
 قبول کیا گیا بلاشبہ حکومت ایران نے ہم پر جو بہر باریاں، عطا پاشیاں
 فرمائیں۔ ہم انہیں نہیں چاہتے۔ یہ اقدامات پاکستان و ایران
 دونوں کے لئے باعث برکت ہونگے۔

چودہ دن

کے قیام میں اخبارات و جرائد کا

طرز عمل ہمارے ساتھ غیر معمولی

اخبارات و جرائد کا

طرز عمل

اچھا رہا۔ ہم خصوصیت کے ساتھ ایران جرائد و مالکان کا صدق
 دل سے شکر یہ ادا کرتے ہیں کہ ان حضرات نے صحیح طور پر اخوت
 و محبت کا ثبوت دیا۔

ہم علمائے اعلام ایران کی
 کرم فرمائیں اور مخلصانہ اقدامات
 کو کبھی طرح فراموش نہیں

حضرات علما و مجتہدین کرام
 کی محبتیں

کر سکتے۔ علمائے کرام میں علامہ فلسفی اور تلمیحاتی حضرات مجتہدین کرام کی خدمت
گماخی میں ہم لوگ ہمیں قلب کے ساتھ ہر یا تشکر پیش کرتے ہیں اور یقین
دلاتے ہیں کہ پاکستان و ایران کے علماء کے امین ایک مستحکم رشتہ اخوت
قائم ہو گیا ہے جو ٹوٹ نہیں سکتا۔ ہم اپنے قلوب میں حیرت و اخبارات
کی محبت کے نقش لے کر جا رہے ہیں۔

قابل انفسوس بات :- حضرات علما و مجتہدین کرام نے روانگی
سے قبل اپنی بیش قیمت تالیفات عنایت فرمائی تھیں۔ اور بعض مامور
بھی پیش کیے گئے تھے۔ انفسوس کہ ایران سے مراجعت کے وقت سامان
زیادہ ہو جانے کی وجہ سے وہ سب کے سب مطار پر حضرت علامہ
ندوی کو واپس کئے گئے اور کا وعدہ تھا کہ یہ سامان ہمیں پہنچا دیا جائیگا
خدا کرے کہ سامان ہمیں مل جائے۔ تاکہ ہم علماء سے ایران کی تالیفات
سے مستفید ہو سکیں۔

پاکستانی سفارتخانہ کی دعوت | طہران کی واپسی سے قبل منتخب
سفارتخانہ پاکستان نواب

صاحب اختیار کے مکان پر ایک شاندار دعوت مہوئی جس میں شہر
کے معززین علمائے اعلام پاکستانی سفارتخانہ کے عامل شریک
تھے تقریباً ۱۵ گھنٹے نشست رہی۔

طہران سے مراجعت :- طہران و ایران میں ہم لوگ چودہ دن
مقیم رہے اور ہر دن ایک یا دو گاری دن رلم الحمد للہ کہ اس مملکت

یہ حضرات علما کا ایک خاص مقام رفعت قائم ہے۔ ہر عالم دین
 ماشاء اللہ اپنے پیروں پر کھڑا ہوا ہے۔ عامۃ المسلمین علماء کے
 گزیدہ ہیں اور کافی سے زیادہ خدمت کرتے ہیں۔ ماشاء اللہ
 علامہ فلسفی کا موقف علمی اور دینی اعتبار سے بہت بلند و مستحکم ہے
 عوام و خواص سب ہی ان کے معتقد ہیں۔ ہمارے قلوب پر
 ان تمام اکابر کے کاتی تاثرات قائم ہوئے۔

سیٹوں کی بکنگ :- ۲۰ جولائی کو شب میں پی۔ آئی کے ہوائی
 جہاز سے ہم لوگوں کی سیٹیں بک ہو گئیں۔ جہاز ۷ بجے شب کو
 چلے گا اور ٹھیک ۵ بجے صبح یعنی ۲ گھنٹہ میں ۱۸ سو میل کی مسافت
 طے کر لے گا۔ پی۔ آئی کا یہ جہاز بہترین جہاز ہے جو یورپ سے جاتا ہوا
 طہران ہو کر کراچی پہنچا بیگا۔ ہم لوگ وقت سے کافی پہلے مطار آگئے
 سامان بک کرانے پر معلوم ہوا کہ مقدار سے کافی زادہ ہے ۲۰۰
 روپیہ سے زیادہ سامان کے جمع کرنا پڑے اور اسی طرح ایران کی
 سرحد سے لکھنے پر ایک معینہ رقم جمع کرنا پڑی۔ علامہ فلسفی اور دیگر
 علمائے کرام الوداع کہنے تشریف لائے پاکستانی عطلہ بھی مطار
 پر تشریف لایا سب سے معافہ و مصافحہ کرنے کے بعد جہاز میں
 آگئے۔ جہاز واقعاً بڑا آرام کا ہے سیٹیں کافی چوڑی آرام دہ ہیں
 تاروں کا اس پورے طویل سفر میں ہر جگہ تلخ تجربہ ہو چکا تھا۔ پھر
 سیٹوں کا یقینی طور پر ایسے وقت فیصلہ ہوا جبکہ ہمارا دیا ہوا تار کراچی

کسی طرح بھی ہمارے پہنچنے سے قبل وصول نہ ہوتا اس لئے بغیر کسی اطلاع و خبر کے طران سے ہم لوگ جلی پڑے جہاز اگرچہ طران سے کچھ لیت چلا تھا مگر سارا ٹائم اس نے ہالیا اور کراچی ایئر پورٹ پر اپنے وقت کے مطابق ۵ بجے پہنچ گیا تھے ہی نا ذبحر پڑھی اوداد و وظائف پورے کئے۔ پھر سامان کی چینگ وغیرہ ہوتی تقریباً دو گھنٹے کے بعد بخیر و عافیت مکان پہنچ گئے۔

عرس سراپا قدس :- شیخی دہر شندی حضرت مولانا شاہ مطیع الرسول انقادری الہدایونی رحمۃ اللہ علیہ کا عرس شریف کا انعقاد طے کیا تمام اشتغال کا آغاز ہوا، الحمد للہ اس سال کا پیرائے محرس شریف وسیع سے وسیع تر ہو گیا۔ عرس شریف کی تین نشستیں ہیں۔

عرس شریف کے بعد ہی مجالس نبویہ کے پروگرام شروع ہو گئے	مجالس میلاد نبوی کے باعزت
ایک ایک دن میں چھ چھ تقریریں	فتاویٰ اور سفرنامہ کی طباعت
کا سلسلہ جاری رہا پھر باہر کے	میں قدرے تاخیر

میلے علیحدہ پورا مہینہ دن مصروفیات میں گزر گیا۔ پھر بھی مشاغل کے باوجود سب سے پہلے فتویٰ کی اردو کاپی پھر عربی فتوے اور مقدمہ کی کاپیوں کا کپور کرانا شروع کیا۔ فیروز آباد سنز میں بہترین کاغذ پر طباعت کا انتظام کیا جو سفرنامہ کا اردو ملٹی کر دیا جتنا۔ مگر بعض اجباب کے اصرار پر دو دن میں یہ سطور تلمذ کیں اور شبکی کتاب زیور طبع سے آراستہ کیا جا رہا ہے۔ آخری گزارش :- الحمد للہ ہمارا یہ طویل سفر تین ماہ دس دن میں

ختم ہو گیا۔ ہم نے ان ممالک میں پاکستان کی ہر ممکن خدمت کی جہاں جہاں
 غلط فہمیاں تھیں انہیں دہر کر دیا۔ پاکستان اور ممالک عربی میں تعلقات کے
 مستحکم کرنے میں اپنی قوت عملیہ صحت کی۔ اگر ہمارے یہاں اکی فادرسی سیاست
 صحیح اسلوب پر قائم رہے اور ہم اپنے دشمنوں کے پروپیگنڈے کی طاقت کو
 بخیرہ بکام کام کریں تو بہت کچھ کام ہو سکتا ہے۔

ہمارے یہ وفود الحمد للہ عالم اسلامی میں چودہ سال سے جاتے رہے ہیں اور
 ہم بیرونی مقامات کے سیاست دانوں عوام دشمنوں کے طبقات میں گھس کر کام کرنا
 جانتے ہیں انہیں معلوم ہے کہ عالم اسلامی کا عموماً اور عالم عرب کا رجحان
 طبع کیا ہے۔ بحالات موجودہ دنیا کے عرب میں پاکستان کا موقف بہتر چاہیے
 ہمارے سفراء تنہا نے اور ہمارا مرکز پوری سرگرمی کے ساتھ مصروف عمل رہے
 اور بصیرت و احتیاط کے ساتھ ایسے اقوامات کئے جاتے رہیں جن سے پاکستان
 اور عالم اسلامی کے مابین روابط اتحاد زیادہ سے زیادہ مضبوط ہو سکے۔

فقیر محمد عبدالحامد القادری اللہ اعلیٰ

۱۰ ربیع الثانی شریف ۱۳۸۸ھ

قطعہ تالیف

المعینی!

سفر نام حضرت مجاہد ملت عالم دہراں شہیر پاکستان مولانا شاہ محمد عبدالحی مد اللہ

از سان المرحان مولانا الحاج مینو بھپین صاحب نیما مالقاوری

بدایونی مولانا حسام الدین	وہ سیاح وہ عالم
ہیں دہراں کے بزرگ جنیل	اویب زمان شیخ عالی
بزرگ آپ کے ایک سو سال سے	رہے ہیں سدا عالم ؟
مقیم آپ ہیں غلطہ پاک میں	جہاں میں گمراہ آپ کا ہے
مراپا غسل آپ کی ذات ہے	ہمیشہ ہی رہتے ہیں وقف
ہوئے غلام روحہ امسال بھی	تھے کہ مدینہ بہشت نظر
کیا حج مدینہ میں حاضر ہوئے	لئے دل میں انوار خیر البش
قمر تھے بھٹک الہیسی رفیق	تھے ہراد نور اذ
یہ دونوں کرم معظم بزرگ	ہیں افلاک ملت
مدینہ سے عثمان وارد ہوئے	یہاں سے کیا سوئے
نبور سلطان پہ حاضر ہوئے	کچھ فیض حاصل ہوئے
لکے آنقرہ قاہرہ اور دمشق	ہوئے یہاں غوث اعظم
ہوئے حاضر کربلا و نجف	کیا کاظمین مشیخ کا سفر
شہنشاہ ایران کے یہاں ہوئے	ہوئے ہزاراں آپ پر تاج
سلائی ہوئی مشہد قدس میں	لئے ملک ایران کے نامور

ہے سال طاعت کا گر کچھ خیال

خیال لکھ حقیقی بیاض سفر